بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شراب خانہ خراب
اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر
محمود الرشید حدوٹی
استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور، پرنسپل جامعہ رشیدیہ

ناشر
ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
0300-0321-9458876
Mahmoodhadoti@gmail.com

Aetmad Graphics Lahore

شراب خانہ خراب

قرآن وسنت کی روشنی میں

تالیف

مولانا محمود الرشید حدوٹی

مدیر جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

شراب نوشی اور قرآن کریم (۴)
خمر (شراب) کی تعریف (۱۸)
کھجور اور انگور کی شراب (۲۱)
سکر اور مفسرین کی آراء (۲۴)
شراب نوشی اور ارشادات رسالت مآب (۲۶)
حرمت شراب نوشی اور اقوال مفسرین (۲۹)

ناشر: **ادارہ آب حیات ٹرسٹ** (رجسٹرڈ)

غوث گارڈن فیز ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

باعث تالیف

قومی اسمبلی کے ہندو رکن جناب ڈاکٹر رامیش کمار نے قومی اسمبلی میں شراب پر پابندی لگانے کا بل پیش کیا، مگر سوائے جمعیت علمائے اسلام اور جماعت اسلامی کے کسی جماعت نے اس کی تائید نہیں کی، اگر یہ سب لوگ اس کی تائید کرتے تو اسمبلی میں قانون پاس ہو جاتا، انہی ڈاکٹر رامیش کمار نے اپنا مدعا ایک قومی اخبار میں یوں بیان کیا۔

ڈاکٹر رامیش کمار لکھتے ہیں "میں نے دنیا کے تمام مذاہب کا مطالعہ کیا ہے اور دلائل کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اُم الخبائث شراب تمام مذاہب میں حرام ہے۔ لیکن یہاں پر نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں شراب کی خرید و فروخت غیر مسلموں کے نام پر کرنے کی اجازت ہے۔ دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۳۷۔ح کے مطابق ''مملکت: نشہ آور مشروبات کے استعمال کی، سوائے اس کے کہ وہ غیر مسلموں کی صورت میں مذہبی اغراض کے لیے ہو، روک تھام کرے گی''۔ ملک بھر میں شراب پر پابندی ہے، ماسوائے غیر مسلموں کے، جو اپنے مذہبی تہواروں پر شراب استعمال کر سکتے ہیں۔

مجھ سمیت پاکستان بھر کے غیر مسلموں کو اس شق کی موجودگی پر شدید تحفظات ہیں۔ میرے اس موقف کی تصدیق مذہبی علماء، پنڈت، پادری اور محقق حضرات سے بھی کرائی جاسکتی ہے کہ پاکستان کے نمایاں بڑے غیر مسلم مذاہب بشمول ہندومت ، سکھ مت، مسیحیت اور بدھ مت وغیرہ میں کسی مذہبی تہوار پر شراب استعمال نہیں کی جاتی، لیکن پاکستان میں سال کے ۳۶۵ دن شراب کی خرید و فروخت جاری رہتی ہے۔ پھر اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پاکستان میں غیر مسلموں کی اتنی آبادی نہیں جتنی یہاں پر شراب کی کھپت ہے۔

میری نظر میں ہر مذہبی تہوار اپنے اندر ایک مقدس روحانی پیغام سموئے ہوتا ہے اور اس موقع پر خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے بجائے عذاب الٰہی کو دعوت نہیں دی جاسکتی۔ خدا کے واضح احکامات کے باوجود شراب نوشی ہر دور میں اور ہر جگہ کی جاتی ہے۔ اس لیے شراب پینے والے کو فقط ایک شرابی سمجھا جانا چاہیے کہ جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہوسکتا ہے۔ ان حقائق کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں شراب نوشی کو اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب سے منتھی کرنا سراسر ناانصافی اور توہین مذہب کے زمرے میں آتا ہے۔ (ماخوذ از قومی اخبار)

جس دن قومی اسمبلی میں اسلام کے نام لیواؤں نے انجانے میں ایک اسلامی حکم کا عملی طور پر انکار کیا میں نے اسی دن اس موضوع پر لکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا، مگر دیگر مصروفیات دینیہ کے باعث اس وقت یہ کام انجام نہیں پاسکا، آج بوقت فرصت اپنا دینی فرض سمجھتے ہوئے میں اس موضوع پر کچھ نہ کچھ قلمبند کر رہا ہوں اور اپنے اسلامی بھائیوں اور پاکستانیوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ہماری اس فقیرانہ اور عاجزانہ پیشکش کو قبول فرمالے۔ آمین یارب العالمین

میں دل کی گہرائیوں سے برادر محترم جناب میاں محمد افضل صاحب صدر اسلامک فاؤنڈیشن کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس رسالہ کو فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام شائع فرمایا، اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول و منظور فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خادم اسلام

محمود الرشید حدوٹی

مدیر جامعہ رشیدیہ، مناواں لاہور

۱۴ فروری ۲۰۱۹ء بعد نماز ظہر ۲ بجے دن

شراب نوشی اور قرآن کریم

قرآن کریم میں صحابہ کرام کی طرف سے پوچھے جانے والے اس سوال کا جواب دیا گیا، جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کے بارے میں واضح فرمایا کہ ان دونوں کاموں میں بڑا گناہ ہے، اگرچہ کچھ نفع بھی ان میں ہے مگر ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے کہیں زیادہ ہے، اس کا ذکر سورۃ البقرہ میں یوں آیا ہے، فرمایا

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ﴿البقرة: ٢١٠﴾

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ بھی ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

شراب اور جوا یہ ایسی بری عادتیں ہیں کہ جن کو ایک دم چھوڑ دینا عام حالات میں عام انسانوں کے بس میں نہیں ہوتا اس لئے شراب اور جوئے کو حرام قرار دینے کے لئے بتدریج احکامات نازل کئے گئے تاکہ وہ شراب جو عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی اور اس کے بے انتہا نقصانات تھے اس سے ان کی جان چھوٹ جائے۔

سورۃ بقرہ کی اس آیت میں شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا ہے بلکہ اس کے نفع ونقصان کے پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کو بتا دیا گیا کہ بیشک اس میں تجارت وغیرہ کے ذریعہ یا شراب پینے کے بعد سرور و مستی کا آجانا بظاہر ایک نفع معلوم ہوتا ہے لیکن شراب اور جوئے میں آخرت کا زبردست نقصان ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بہت سے صحابہ نے شراب اور جوئے کو چھوڑ دیا کہ جس میں ہماری آخرت برباد ہوتی ہے ایسا کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی **لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری** یعنی اس وقت تک نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک تمہارا نشہ باقی رہتا ہے۔ اس آیت کے بعد اور بہت سے صحابہؓ نے شراب سے توبہ کرلی اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا کہ اس میں عبادت اور آخرت کا زبردست نقصان ہے اور جو چیز اللہ کی عبادت و بندگی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی وہ چیز یقیناً اللہ کو سخت ناپسند ہے لہٰذا ایسی چیز کو چھوڑ دینا ہی زیادہ بہتر ہے۔

یہ دو ابتدائی آیتیں تھیں مگر اب ایک ایسے حکم کی ضرورت تھی جس سے ہر شخص کو یہ بات بتادی جائے کہ شراب ایک بدترین برائی اور شیطان کی گندگیوں میں سے ایک گندگی ہے چنانچہ سورۃ مائدہ کی دو آیتیں نازل ہوئیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اے مومنو! شراب، جواء بت اور جوئے کے تیر یہ شیطانی گندگی اور شیطانی کام ہیں تم ان سے بالکل الگ رہو تاکہ فلاح و کامیابی حاصل کر سکو۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں بغض و حسد اور دشمنی کو پیدا کر دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے غافل کر دے کیا اب بھی تم باز نہ آؤ گے۔

سورۃ مائدہ کی ان آیتوں کے نازل ہوتے ہی فرماں بردار صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے گھروں میں رکھی ہوئی شراب کو گھروں سے باہر پھینک دیا حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی کو اس آیت کے اعلان کے لئے فرمایا اور انہوں نے اعلان کیا کہ اے مومنو! اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے تو جس کے ہاتھ میں جو برتن تھا اس نے اسے وہیں پھینک دیا، جس کے پاس شراب کے مٹکے تھے اس نے ان کے گھر کے سامنے پٹخ دیا۔

حضرت انسؓ ایک مجلس میں حضرت ابو طلحہؓ حضرت عبیدۃ ابن الجراح حضرت ابی ابن کعبؓ اور حضرت سہیلؓ کو شراب کے جام بھر بھر کر دے رہے تھے منادی کی آواز کان میں پڑتے ہی سب سے کہا کہ شراب گرادو اور اس کے جام و سبو توڑ دو۔

بعض روایات میں ہے کہ جس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اس نے ہونٹوں تک بھی اس کو جانے نہیں دیا وہیں اس کو پھینک دیا۔ مدینہ میں شراب اس دن اس طرح بہہ رہی تھی جس طرح بارش کا پانی بہتا ہے اور مدینہ کی گلیوں میں عرصہ دراز تک یہ حالت رہی کہ جب بارش ہوتی تو شراب کی بو اور رنگ مٹی پر ابھر آتا تھا۔

اس طرح وہ عرب جن کی گھٹی میں شراب پڑی ہوئی تھی اسلام کی برکت سے اس ام الخبائث (یعنی برائیوں کی جڑ) سے نجات حاصل کر دی۔ (بصیرت قرآن)

مفسر قرآن علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ

جب شراب کی حرمت کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کہا یااللہ! تو اس کا واضح بیان فرما اس پر سورۃ بقرہ کی یہ آیت

﴿يَسْـــئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَـــمْرِ وَالْمَيْسِرِ ﴾ البقرة :۲۱۹﴾

نازل ہوئی حضرت عمرؓ کو بلوایا گیا اور انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی لیکن حضرت عمرؓ نے پھر بھی یہی دعا کی کہ یااللہ! اسے ہمارے لئے اور زیادہ صاف بیان فرما اس پر سورۃ نساء کی آیت

يٰٓاَيُّها الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا﴾ النسآء :۴۳﴾

نازل ہوئی اور ہر نماز کے وقت پکارا جانے لگا کہ نشے والے لوگ نماز کے قریب بھی نہ آئیں حضرت عمرؓ کو بلوایا گیا اور ان کے سامنے اس آیت کی بھی تلاوت کی گئی آپؓ نے پھر بھی یہی دعا کی یااللہ! ہمارے لئے اس کا بیان اور واضح کر اس پر سورۃ مائدہ کی آیت (انما الخمر۔الخ) اتری۔

جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت بھی سنائی گئی اور جب ان کے کان میں آیت کے آخری الفاظ (فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المائدہ:۹۱) پڑھے

تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بول اٹھے اِنتَھینا اِنتَھینا ہم رک گئے ہم باز آئے (مسند احمد، ترمذی، نسائی)

ابن ابی حاتم میں حضرت عمرؓ کے (انتھینا انتھینا) کے قول کے بعد یہ بھی ہے کہ شراب مال کو برباد کرنے والی اور عقل کو خبط کرنے والی چیز ہے۔

امیرالمومنین حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں خمر ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے، میسر کہتے ہیں جوئے بازی کو، گناہ اس کا وبال اخروی ہے اور فائدہ صرف دنیاوی ہے کہ بدن کو کچھ نفع پہنچے یا غذا ہضم ہو یا فُضلے برآمد ہوں یا بعض ذہن تیز ہو جائیں یا ایک طرح کا سرور حاصل ہو جیسے کہ حسان بن ثابتؓ کا جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہے شراب پی کر ہم بادشاہ اور دلیر بن جاتے ہیں۔ اسی طرح اس کی خرید و فروخت اور کشید میں بھی تجارتی نفع ممکن ہے ہو جائے۔

اسی طرح جوئے بازی میں ممکن ہے جیت ہو جائے، لیکن ان فوائد کے مقابلہ میں نقصانات ان کے بکثرت ہیں کیونکہ اس سے عقل کا مارا جانا، ہوش و حواس کا بیکار ہونا ضروری ہے، ساتھ ہی دین کا برباد ہونا بھی ہے، یہ آیت گویا شراب کی حرمت کا پیش خیمہ تھی مگر اس میں صاف صاف حرمت بیان نہیں ہوئی تھی اسی لئے حضرت عمرؓ کی چاہت تھی کہ کھلے لفظوں میں شراب کی حرمت نازل ہو، چنانچہ آخرکار سورۃ مائدہ کی آیت میں صاف فرمادیا گیا کہ شراب اور جوا اور پانسے اور تیر سے فال لینا سب حرام اور شیطانی کام ہیں، اے مسلمانو! اگر نجات کے طالب ہو تو ان سب سے باز آجاؤ، شیطان کی تمنا ہے کہ شراب اور جوئے کے باعث تم میں آپس میں عداوت و بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے کیا اب تم ان شیطانی کاموں سے رک جانے والے بن جاؤ گے؟ (تفسیر ابن کثیر)

مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

عام طور پر سمجھا جاتا تھا (اور اب تک سمجھا جاتا ہے) کہ شراب سے لڑائی لڑنے میں مدد ملتی ہے اور جوا حصول مال کا ذریعہ ہے۔ اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا اور یہ اصولی حقیقت بتلادی گئی کہ صرف اشیاء کا نفع ہی نہیں دیکھنا چاہیے کیونکہ اضافی نفع سے تو کوئی چیز بھی خالی نہیں۔ بلکہ نفع اور نقصان دونوں کو تولنا چاہیے۔ جس چیز میں نقصان زیادہ ہو اسے ترک کر دینا چاہیے۔ اگرچہ تھوڑا بہت نفع بھی ہو۔ اور جس چیز میں نفع زیادہ ہو اسے اختیار کرنا چاہیے اگرچہ نقصان کا بھی احتمال ہو۔ (ترجمان القرآن)

علامہ محمود آلوسی بغدادیؒ صاحب روح المعانی نے اس مقام پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ہمارے زمانہ کے فاسقوں نے نشیلے مشروبات کے لئے طرح طرح کے خوشنما نام اور لقب رکھ لئے ہیں، مثلاً عرق عنبری وغیرہ، لیکن نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی، اور نہ حکم شرعی بدلتا ہے نشہ آور چیزیں بہر حال حرام ہیں۔

شراب اور جوئے سے معاشرہ کی تباہی: شراب نوشی کی بدولت آج تک جتنے فسادات ہوئے اور ہو رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، گالیاں بکوانا، بے حیائی پھیلانا، حرام کاری کی طرف بلانا، دنگے کرانا طرح طرح کی مہلک بیماریاں پیدا کرنا، چوری اور ٹھگی پر آمادہ کرنا، قتل تک نوبت لے آنا، دوستوں اور عزیزوں کے درمیان جوتے چلوانا، یہ سب اسی شراب نوشی کے کارنامے ہیں۔

مزید برآں جوئے کی ہلاکت خیزیاں بھی کچھ کم نہیں قمار بازی نے نہ معلوم کتنے خاندان اور گھرانے تباہ و برباد کر دیئے، فرنگستان کے سب سے بڑے قمار خانہ، مونٹے کارلو (Montecarlu) میں ہر سال بیشمار دولت تلف ہوتی ہے، دیوالی کی راتوں میں ہندوستان میں کیا کچھ نہیں ہوتا، پھر جوئے کی جدید ترین شکلوں بیمہ کمپنیوں کے جوئے، گھوڑ دوڑ کے جوئے، لاٹریوں کے جوئے سٹے وغیرہ وغیرہ کہاں تک شمار کرائے جائیں۔

یہ فخر تاریخ میں اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے ایک اشارہ میں اپنے حدود مملکت سے اس ام الخبائث کا خاتمہ ہی کر دیا، اور امت کی نظر میں بحیثیت مجموعی لفظ شرابی اور لفظ جواری کی انتہائی تحقیر اور ذلت کا لقب ٹھہرا دیا۔

ایک انگریز مؤرخ سر ولیم میور اسلام کی طاقت اور قوت تاثیر کا برملا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترک مے کشی کرانے میں اسلام کامیاب ہوا ہے، کوئی اور مذہب نہیں ہوا۔ (لائف آف محمد ص: ۵۲۱)

سابق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں عام رسوم جاہلیت کی طرح شراب خوری بھی عام تھی جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ میں بھی شراب اور قمار یعنی جوا کھیلنے کا رواج تھا عام لوگ تو ان دونوں چیزوں کے صرف ظاہری فوائد کو دیکھ کر ان پر فریفتہ تھے ان کے اندر جو بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں ان کی طرف نظر نہیں تھی لیکن عادۃ اللہ یہ بھی ہے کہ ہر قوم اور ہر خطہ میں کچھ عقل والے بھی ہوتے ہیں جو طبیعت پر عقل کو غالب رکھتے ہیں کوئی طبعی خواہش اگر عقل کے خلاف ہو تو وہ اس خواہش کے پاس نہیں جاتے اس معاملہ میں نبی کریم ﷺ کا مقام تو بہت ہی بلند تھا کہ جو چیز کسی وقت حرام ہونے والی تھی آپ کی طبیعت اس سے پہلے ہی نفرت کرتی تھی صحابہ کرامؓ میں بھی کچھ ایسے حضرات تھے جنہوں نے حلال ہونے کے زمانے میں بھی کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔

مدینہ طیبہ پہنچنے کے بعد چند حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کے مفاسد کا زیادہ احساس ہوا۔ حضرت فاروق اعظم اور معاذ بن جبل اور چند انصاری صحابہ کرام اسی احساس کی بناء پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شراب اور قمار انسان کی عقل کو بھی خراب کرتے ہیں اور مال

بھی برباد کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیاارشاد ہے اس سوال کے جواب میں آیت مذکورہ نازل ہوئی یہ پہلی آیت ہے جس میں شراب اور جوئے سے مسلمانوں کو روکنے کا ابتدائی قدم اٹھایا گیا۔

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ شراب اور جوئے میں اگرچہ لوگوں کے کچھ ظاہری فوائد ضرور ہیں لیکن ان دونوں میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو ان کے منافع اور فوائد سے بڑھی ہوئی ہیں اور گناہ کی باتوں سے وہ چیزیں مراد ہیں جو کسی گناہ کا سبب بن جائیں مثلاً شراب میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ عقل و ہوش زائل ہو جاتا ہے جو تمام کمالات اور شرف انسانی کا اصل اصول ہے کیونکہ عقل ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسانوں کو برے کاموں سے روکتی ہے جب وہ نہ رہی تو ہر برے کام کے لئے راستہ ہموار ہو گیا۔

اس آیت میں صاف طور پر شراب کو حرام تو نہیں کہا گیا مگر اس کی خرابیاں اور مفاسد بیان کر دیئے گئے کہ شراب کی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں اور خرابیوں میں مبتلا ہو سکتا ہے گویا اس کے ترک کرنے کے لئے ایک قسم کا مشورہ دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بعض صحابہ کرامؓ تو اس مشورہ ہی کو قبول کر کے اسی وقت شراب کو چھوڑ بیٹھے اور بعض نے یہ خیال کیا کہ اس آیت نے شراب کو حرام تو کیا نہیں بلکہ مفاسد دینی کا سبب بننے کی وجہ سے اس کو سبب گناہ قرار دیا ہے ہم اس کا اہتمام کریں گے کہ وہ مفاسد واقع نہ ہوں تو پھر شراب میں کوئی حرج نہیں اس لئے پیتے رہے یہاں تک کہ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے صحابہ کرامؓ میں سے چند اپنے دوستوں کی دعوت کی، کھانے کے بعد حسب دستور شراب پی گئی اسی حال میں نماز مغرب کا

وقت آگیا سب نماز کے لئے کھڑے ہو گئے تو ایک صاحب کو امامت کے لئے آگے بڑھایا انہوں نے نشہ کی حالت میں جو تلاوت شروع کی تو سورۃ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کو غلط پڑھا اس پر شراب سے روکنے کے لئے دوسرا قدم اٹھایا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی ﴿۴: ۴۳﴾ یعنی اے ایمان والو تم نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

اس میں خاص اوقات نماز کے اندر شراب کو قطعی طور پر حرام کر دیا گیا باقی اوقات میں اجازت رہی جن حضرات صحابہ کرامؓ نے پہلی آیت نازل ہونے کے وقت شراب کو نہ چھوڑا تھا اس آیت کے نازل ہونے کے وقت شراب کو مطلقاً ترک کر دیا کہ جو چیز انسان کو نماز سے روکے اس میں کوئی خیر نہیں ہو سکتی جب نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت ہو گئی تو ایسی چیز کے پاس نہ جانا چاہیے جو انسان کو نماز سے محروم کر دے مگر چونکہ علاوہ اوقات نماز کے شراب کی حرمت صاف طور پر اب بھی نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے کچھ حضرات اب بھی اوقات نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں پیتے رہے یہاں تک کہ ایک اور واقعہ پیش آیا۔

عتبان بن مالکؓ نے چند صحابہ کرامؓ کی دعوت کی جن میں سعد بن ابی وقاصؓ بھی تھے کھانے کے بعد حسب دستور شراب کا دور چلا نشہ کی حالت میں عرب کی عام عادت کے مطابق شعر و شاعری اور اپنے اپنے مفاخر کا بیان شروع ہوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک قصیدہ پڑھا جس میں انصار مدینہ کی ہجو اور اپنی قوم کی مدح و ثناء تھی اس پر ایک انصاری نوجوان کو غصہ آگیا اور اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سعدؓ کے سر پر دے ماری جس سے ان کو شدید زخم آگیا، حضرت سعدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس انصاری جوان کی شکایت کی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاء فرمائی۔اللھم بین لنا فی الخمر بیاناً شافیاً یعنی یا اللہ شراب کے

بارے میں ہمیں کوئی واضح بیان اور قانون عطاء فرمادے اس پر شراب کے متعلق تیسری آیت سورۃ مائدہ کی مفصل نازل ہوگئی جس میں شراب کو مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ (معارف القرآن)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی تفسیر میں بھی اس کے ساتھ ملتا جلتا بیان یوں ہے، شراب کے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں سب سے پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا

اس آیت میں کھجور اور انگور سے فقط شراب بنانے کا ذکر ہے ممانعت کا ذکر نہیں البتہ شراب کی کراہت اور ناپسندیدگی کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے وہ یہ کہ سکرا کو رزقا حسنا کے مقابلہ میں ذکر فرمایا۔

معلوم ہوا کہ جو چیز منکر ہو وہ رزق حسن نہیں غرض یہ کہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت شراب کی ممانعت نہیں تھی اس لیے مسلمان شراب پیتے رہے بعدازاں حضرت عمرؓ اور معاذ بن جبلؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں شراب اور جوئے کے بارے میں فتوی دیجئے کیونکہ یہ دونوں چیزیں عقل اور مال کو تباہ کرنے والی ہیں اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، **يسئلونک عن الخمر والميسر**۔ یہ دوسری آیت ہے جو اس سلسلہ میں نازل ہوئی۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بعض لوگوں نے اثم کبیرؑ کا خیال کرکے چھوڑ دیا اور بعض منافعؑ للناس کی بناء پر پیتے رہے ایک روز عبدالرحمن بن عوفؓ کے ہاں مہمان آگئے انہوں نے ان کو شراب پلائی اور خود بھی پی جس سے نشہ ہوا اور مغرب کی نماز کا وقت آگیا کسی نے اسی حالت میں عبدالرحمن بن عوفؓ کو امامت کے لیے آگے کردیا نماز میں **قل یا ایھا الکافرون**، شروع کی اور **اعبد**

ماتعبدون پڑھا اور اخیر تک اسی طرح بغیر لا پڑھتے چلے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، یا ایھا الذین آمنوا لاتقربوالصلوۃ وانتم سکاری۔ یہ تیسری آیت تھی۔

اس آیت سے فقط نماز کے وقتوں میں نشہ حرام کر دیا گیا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بعض لوگوں نے تو شراب کو بالکل چھوڑ دیا اور یہ کہا کہ ایسی چیز میں کوئی بھلائی اور خیر نہیں جو نماز سے روک دے۔

اور بعض لوگ اوقات صلوۃ کے علاوہ دوسرے وقتوں میں شراب پیتے رہے کوئی عشاء کی نماز کے بعد شراب پی لیتا تو صبح کی نماز تک اس کا نشہ اتر جاتا اور کوئی صبح کی نماز کے بعد پی لیتا تو ظہر کی نماز تک اس کا نشہ اتر جاتا اس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک روز عتبان بن مالکؓ نے بہت سے آدمیوں کی دعوت کی، کھانے کے بعد اس قدر شراب پی گئی کہ لوگ مست ہوگئے اور نشہ کی حالت میں ایک دوسرے کو مارنے لگے اور گالیاں دینے لگے اور ایک دوسرے کی مذمت میں اشعار پڑھنے لگے یہاں تک کہ ایک انصاری نے اونٹ کا جبڑا لے کر سعد بن ابی وقاصؓ کے سر پر مارا جس سے سعدؓ کا سر پھٹ گیا اس حال کو دیکھ کر حضرت عمرؓ نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے میں کوئی صاف اور واضح حکم نازل فرما، اس پر اللہ نے سورۃ مائدہ کی یہ آیت نازل فرمائی،

انماالخمر والمیسر والانصاب رجس من عمل الشیطان

یہ چوتھی آیت تھی جس میں صراحت کے ساتھ شراب کی حرمت بیان کی گئی اس آیت کے نازل ہوتے ہی یک لخت شراب کے تمام مٹکے توڑ دیے گئے اور مدینہ کی گلیوں اور کوچوں میں شراب بہنے لگی اور تمام مسلمان شراب سے فقط تائب ہی نہیں ہوئے بلکہ بے زار ہوگئے۔ (تفسیر معارف القرآن للکاندھلوی)

شراب گندی چیزوں میں سے ہے

دوسرے مقام پر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿٩١﴾ المائدہ

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر گندی چیزیں ہیں، شیطان کے کاموں میں سے ہیں لہٰذا تم ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض کے بیج ڈال دے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔ اب بتاؤ کہ کیا تم (ان چیزوں سے) باز آجاؤ گے؟

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے فرمایا کہ شراب، جوا، بت اور جوئے کے تیر گندی چیزیں ہیں، **خَمْرٌ** : انگور کا کچھ شیرہ، جو پڑے پڑے سڑ کر بدبودار ہو جائے اور جھاگ چھوڑ دے تو وہ نشہ آور ہو جاتا ہے، اس کو خمر کہتے ہیں۔ خمر کا معنٰی ہے ڈھانپنا اور نشہ انسان کی عقل کو ڈھانپ لیتا ہے۔

مَیسَر : ہر وہ عقد جس کی رو سے ہارنے والا جیتنے والے کو ایک معین اور پہلے سے طے شدہ رقم ادا کرے، اس کو میسر کہتے ہیں۔ میسر یسر سے بنا ہے اور جوئے کے ذریعے جیتنے والے فریق کو ہارنے والے فریق کی رقم آسانی سے مل جاتی ہے۔اس لیے اس کو میسر کہتے ہیں۔

اَزلَام : تیروں کی ہیئت کی پتلی پتلی لکڑیاں، ان سے زمانہ جاہلیت میں قسمت کا حال اور شگون معلوم کرتے تھے اور فال نکالتے تھے۔

اَنصَاب: بتوں کے پاس نصب شدہ پتھر جن کی عبادت کی جاتی تھی اور بتوں کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ان پر جانور ذبح کیے جاتے تھے۔

رجسٌ: جو چیز حساً یا معناً گندی اور ناپاک ہو، انسان کی طبیعت اس سے گھن کھائے یا عقل اس کو برا جانے یا شریعت نے اس کو ناپاک قرار دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو گندگی قرار دینے کے ساتھ شیطانی فعل بھی قرار دیا ہے، کہ یہ شیطانی کام ہیں، کیونکہ شیطان ہی انسان کو ان کاموں پر کھڑا کرتا ہے، تو گویا کہ یہ اسی کا کام ہے، یہاں **فاجتنبوه** کی ضمیر یا تو گندگی کی طرف لوٹتی ہے یا شیطان کی طرف، یعنی گندگی سے بچو یا شیطانی عمل سے بچو، اس حکم کی تعمیل کا فائدہ یہ ہوگا کہ تمہیں کامیابی ملے گی، تم کامیاب ہو جاؤ گے، گویا کہ اس جملہ میں شراب، جوئے کی حرمت میں مزید تاکید پائی گئی۔

ان گندی چیزوں سے بچنے اور اجتناب کرنے پر فلاح و کامیابی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے، جب ان چیزوں سے بچنا کامیابی ہے، فلاح ہے تو لازمی بات ہے کہ ان چیزوں کو اختیار کرنا باعث خسارہ اور نقصان ہے، گھاٹے کا سودا ہے، پھر اگلی آیت میں مزید کھل کر بتایا گیا کہ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی، عداوت اور بغض ڈال دے، ان چیزوں میں تمہیں مشغول و مصروف رکھ کر وہ اللہ کی یاد اور نماز سے تمہیں غافل کر دے، دور لے جائے اور تمہارے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دے۔

شراب نوشی اور جوا بازی کا نقصان اور وبال بتایا جا رہا ہے کہ ان کو اختیار کرنے والوں کے درمیان باہمی دشمنی پیدا ہوتی ہے، باہمی بغض و عناد پیدا ہوتا ہے، ان کو اختیار کرنے والے کا ایک اور بڑا نقصان بیان کیا جا رہا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہیں، یادِ الٰہی سے روکتی ہیں، نماز سے روکتی ہیں، نماز بھی اگرچہ

ذکر اللہ ہی ہے، مگر یہاں اسے خصوصیت کے ساتھ ذکر اس لیے کیا کہ یہ درجہ میں بڑی ہے۔

یہ سب کچھ فرمانے کے بعد کہا گیا کہ کہ کیا تم باز آتے ہو کہ نہیں، یہ سب سے بلیغ حکم دیا جارہا ہے ان چیزوں سے روکنے میں، کہ جن چیزوں میں اس قدر قباحت وشناعت ہے، کیا تم یہ سب کچھ سننے کے باوجود ان سے باز آتے ہو یا بدستور اپنی پرانی روش پر قائم رہتے ہو، واضح طور پر معلوم ہورہا ہے کہ شراب نوشی اور جوا بازی وغیرہ کبائر میں سے ہیں۔

اللہ یہاں شراب نوشی سے اجتناب کرنے کا حکم دے رہے ہیں، پھر مخاطبین کو متوجہ کررہے ہیں کہ تم باز آتے ہو کہ نہیں، صاف صاف پتا چلتا ہے کہ یہ ارشاد شراب نوشی کے حرام ہونے کو بیان کررہا ہے۔

ان دونوں آیات کے نزول سے پہلے امت محمدیہ پر شراب نوشی حرام نہیں تھی، جس قدر شراب نوشی جسم وجان کے لیے نقصان دہ نہیں تھی اس میں کوئی حرج نہیں تھی، مگر یہاں آکر واضح طور پر اس کو گندی چیزوں میں شامل کرتے ہوئے شیطانی عمل بتایا گیا۔

حضرات انبیاء کرام اپنی امتوں کو شراب نوشی کی ترغیب نہیں دیتے تھے، کیونکہ ایسا حکم دینا ان کی بعثت کی حکمت کے خلاف تھا، کیونکہ انبیاء کرام تو انسانی قلوب واذہان کی تطہیر وتہذیب کے لیے مبعوث کیے جاتے ہیں جب کہ شراب نوشی وغیرہ چیزیں انسانی قلوب واذہان کی تباہی اور بربادی کا سامان ہیں، تھوڑی سی بھی پینے کی ترغیب نہیں اس لیے کہ تھوڑی زیادہ پینے کی طرف لے جاتی ہے۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ سیدنا عیسیٰؑ کا یہ فرمان ہے کہ تھوڑی سی شراب نوشی انسانی دل کے لیے فرحت بخش ہے یہ بالکل حقائق کے منافی اور جھوٹ پر مبنی ہے، عیسیٰؑ علیہ السلام کی یہ تعلیم نہیں تھی۔

سورۃ النساء کی آیت ۴۳ میں جہاں فرمایا گیا کہ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جو کچھ تم کہہ رہے ہو، یہ آیت بھی شراب نوشی کے حرام ہونے کے حکم سے پہلے نازل ہوئی تھی،اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت ۲۱۹ بھی شراب نوشی کے حرام ہونے کو بیان نہیں کرتی، کیونکہ وہ لوگ ان آیات کے نزول کے باوجود شراب نوشی کرتے تھے، مگر جب سورۃ المائدہ کی مذکورہ بالا دو آیات نازل ہوئیں تو پھر شراب نوشی کے حرام ہونے کا واضح طور پر پتا چل گیا، جس پر صحابہ کرامؓ نے شراب نوشی سے رکنے کا اعلان عام کر دیا تھا۔

روایات کے مطابق سیدنا عمر فاروقؓ رب تعالیٰ سے دعا گو تھے کہ وہ شراب نوشی کے بارے میں ہمیں کوئی شافی بیان عطا فرمائے،ان آیات میں اجتناب اور انتہاء کا جب حکم سنائی دیا تو سب صحابہ کرامؓ شراب نوشی سے رک گئے، کیونکہ یہی وہ دو کلمات تھے جن سے وہ واضح طور پر سمجھے کہ یہ شراب کے حرام ہونے کا قطعی حکم ہے۔

حضرات مفسرین کرامؒ فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کے حرام ہونے پر تدریجاً احکامات آئے، تاکہ شراب کے رسیا اور عادی لوگوں کے لیے اس کا چھوڑنا آسان ہو جائے، اگر یکبارگی شراب نوشی کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوتا تو فوری طور پر اسے چھوڑنا بہت مشکل ہو جاتا۔ مگر جب شراب نوشی سے اجتناب اور انتہاء کا حکم آیا تو فاروق اعظمؓ جیسا عظیم انسان بھی نعرہ زن ہو گیا کہ ہم شراب نوشی سے باز آئے، ہم مے نوشی سے رک گئے،اور دوسرے صحابہ کرامؓ بھی باز آنے کا اعلان سر عام کرنے لگے،اور مدینہ کی گلیوں میں شراب کے مٹکے ٹوٹے، شراب انڈیلی گئی جیسے آج مدینہ میں شراب کی بارش ہوئی ہو۔

خمر (شراب) کی تعریف

علامہ علاءالدین بن ابی بکر بن مسعود کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں

انگور کے کچے شیرہ میں جب جوش پیدا ہو جائے اور گاڑھا ہو جائے اور اس میں جھاگ آجائے تو وہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خمر ہے۔امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک جب انگور کے کچے شیرے میں جوش آجائے اور وہ گاڑھا ہو جائے تو وہ خمر ہے خواہ اس میں جھاگ پیدا ہو یا نہ ہو۔(بدائع الصنائع ج۶، ص ۴۰۶)

انگور کے شیرہ کو جب پکایا جائے حتیٰ کہ وہ دو تہائی سے کم اڑ جائے اور صحیح یہ ہے کہ دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی رہ جائے تو اس کو طلاء کہتے ہیں اور تازہ کھجوروں کو کچے پانی میں ڈالا جائے اور وہ پانی گاڑھا ہو جائے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے تو اس کو سکر کہتے ہیں، اور کچے پانی میں منقی یا کشمش ڈال دی جائے اور اس میں جوش آجائے اور جھاگ پیدا ہو جائے تو اس کو نقیع الزبیب کہتے ہیں، یہ تینوں مشروب بھی حرام ہیں بشرطیکہ یہ تینوں گاڑھے ہوں اور ان میں جوش آجائے، ورنہ یہ بالاتفاق حرام ہیں، اور ان تینوں مشروبات کی حرمت خمر کی حرمت سے کم ہے اور جو ان کو حلال کہے اس کو کافر نہیں کہا جائے گا، کیونکہ ان کی حرمت اجتہاد سے ثابت ہے۔ (خمر کا ایک قطرہ پینے سے بھی حد واجب ہے اور ان مشروبات کے پینے سے اس وقت حد لگے گی جب نشہ ہو جائے)

ان میں سے چار مشروبات حلال ہیں، نبیذ التمر، اور نبیذ الزبیب یعنی کھجوروں یا کشمش کو پانی میں ڈال کر ہلکا سا جوش دے لیا جائے جبکہ یہ نشہ آور نہ ہوں، اگر اس کو ظن غالب ہو کہ یہ نشہ آور ہیں تو پھر ان کا پینا حرام ہے، کیونکہ ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

دوسرا مشروب خلیطان ہے، یعنی چھواروں اور کشمش دونوں کو پانی میں ڈال کر جوش دے لیا جائے۔

اور تیسرا مشروب ہے شہد، گندم جو اور جوار وغیرہ کا نبیذ میں پانی ملا کر رکھا جائے خواہ جوش دیں یا نہ دیں۔

اور چوتھا مشروب ہے المثلث یعنی انگور کے شیرہ کو پکایا جائے حتی کہ اس کا دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکابر صحابہؓ اور اہل بدر مثلاً حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابو مسعودؓ ان مشروبات کو حلال قرار دیتے تھے، اسی طرح شعبیؒ اور براھیم نخعیؒ سے روایت ہے کہ امام اعظمؒ نے اپنے بعض تلامذہ سے کہا کہ اہل السنہ والجماعت کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ نبیذ کو حرام نہ کہا جائے۔

معراج میں مذکور ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے کہا اگر مجھے تمام دنیا بھی دی جائے تو میں نبیذ کے حرام ہونے کا فتوی نہیں دوں گا کیونکہ اس سے بعض صحابہؓ کو فاسق قرار دینا لازم آئے گا اور اگر مجھے تمام دنیا بھی دی جائے تو میں نبیذ نہیں پیوں گا کیونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، اور یہ امام اعظمؒ کا انتہائی تقوی ہے۔ (ردالمختار ج ۱۰، ص ۳۳، ۳۰ بحوالہ تفسیر تبیان القرآن)

ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک خمر کی تعریف اور اس کا حکم: ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ہر نشہ آور مشروب خمر ہے اور ہر نشہ آور مشروب کا وہی حکم ہے جو خمر کا حکم ہے، یعنی وہ حرام ہے۔

علامہ عبداللہ بن احمد بن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں

ہر نشہ آور مشروب حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر ہو، اور وہ خمر ہے، اور انگور کے شیرہ کی تحریم کا جو حکم ہے وہی اس کا حکم ہے، اور اس کے پینے پر حد لگانا واجب ہے (اور وہ اسی کوڑے ہیں)

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت ابوہریرہ، حضرت سعد بن ابی و قاص، حضرت ابی بن کعب، حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عنہم کا یہی مذہب ہے، فقہاء تابعین اور تبع تابعین میں سے عطا، طاؤس ، مجاہد ، قاسم ، قتادہ ، عمر بن عبد العزیز ،امام مالک ،امام شافعی ،ابو ثور ، ابو عبید اور اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور (مشروب) خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ (سنن ابو داؤد ۳۶۸۰)

اور حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس (مشروب) کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار (بھی) حرام ہے۔ (سنن ابو داؤد ۳۶۸۱)

اور حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ہر نشہ آور حرام ہے اور فرمایا جو مشروب فرق (بارہ کلو) کی مقدار میں نشہ آور ہو اس سے ایک چلو پینا بھی حرام ہے۔ (سنن ابو داؤد)

اور حضرت عمرؓ نے فرمایا: خمر کی تحریم نازل ہوئی اور یہ انگور، چھوہارے، شہد، گندم، اور جو سے بنتی ہے اور خمر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے۔ (صحیح البخاری سنن ابو داؤد)

نیز اس لیے کہ نشہ آور مشروب انگور کے شیرہ کے مشابہ ہے اور امام احمدؒ نے کہا نشہ آور مشروب پینے کی رخصت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ (المغنی ۳ ،)

نیز علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں

جو شخص نشہ آور مشروب کو پیے خواہ قلیل یا کثیر اس پر حد واجب ہو گی، کیونکہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ انگور کا کچا شیرہ پینے پر حد واجب ہوتی ہے اور ہمارے امام (احمد) کا یہ مذہب ہے کہ انگور کا شیرہ اور ہر نشہ آور مشروب کا حکم برابر ہے۔ حسن، عمر بن عبد العزیز، قتادہ، اوزاعی، امام مالک، اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ انگور کے کچے شیرہ کے علاوہ کسی مشروب کے پینے سے اس وقت حد واجب ہو گی جب پینے والے کو نشہ آجائے، ابو وائل، ابراہیم نخعی، اکثر اہل کوفہؒ اور اصحاب رائے کا یہی مذہب ہے۔

جس نے تحریم کے اعتقاد کے ساتھ کسی مشروب کو پیا اس پر حد لگائی جائے گی اور جس نے تاویل کے ساتھ کسی مشروب کو پیا اس پر حد نہیں لگائی جائے گی کیونکہ خمر کی تعریف میں اختلاف ہے، پس یہ اس نکاح کے مشابہ ہے جو بغیر ولی کے کیا گیا ہو۔ (المغنی ج ۳ ص ۱۳۶، بحوالہ تبیان القرآن)

کھجور اور انگور کی شراب

سورۃ النحل میں شراب کے بارے میں جو ارشاد ہے

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ]سورۃ النحل/٦٧]

اور کھجور کے پھلوں اور انگوروں سے بھی (ہم تمہیں ایک مشروب عطا کرتے ہیں) جس سے تم شراب بھی بناتے ہو، اور پاکیزہ رزق بھی بیشک اس میں بھی ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں کہ

یہ سورت مکی ہے۔ جب یہ نازل ہوئی تو اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی، لیکن اسی آیت میں شراب کو پاکیزہ رزق کے مقابلے میں ذکر فرماکر ایک لطیف اشارہ اس طرف کردیا گیا تھا کہ شراب پاکیزہ رزق نہیں ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ لکھتے ہیں : سکر کا معنی صحو (ہوش میں آنا، نشہ اترنا) کی ضد ہے۔ (کتاب العین ج ۳ ص ۹۷۲)

علامہ راغب اصفہانیؒ لکھتے ہیں، سکر وہ حالت ہے جو انسان کی عقل پر طاری ہو جاتی ہے، اس کا اکثر استعمال مشروبات میں ہوتا ہے، غضب اور عشق کی وجہ سے جو حالت طاری ہوتی ہے اس کو بھی سکر کہتے ہیں، سکرات الموت بھی اسی سے ماخوذ ہے اور سکران مشروبات کو کہتے ہیں جن میں سکر (نشہ) ہوتا ہے، اور سکر کا معنی ہے پانی کو روک لینا، یہ وہ حالت ہے جو انسان کی عقل کے ماؤوف ہونے سے پیدا ہوتی ہے، کسی چیز کے بند کردینے کو بھی سکر کہتے۔

علامہ المبارک بن محمد ابن الاثیر الجزریؒ لکھتے ہیں: سکر اس شراب کو کہتے ہیں جو انگوروں سے نچوڑی جاتی ہے، یہ معنٰی اس وقت ہے جب کاف پر زبر ہو اگر کاف پر جزم ہو اور سین پر پیش ہو تو اس کا معنٰی ہے نشہ کی کیفیت، پس نشہ کی وجہ سے شراب کو حرام قرار دیا جاتا ہے نہ کہ نفس نشہ آور مشروب کی وجہ سے پس وہ نشہ آور مشروب کی اس قلیل مقدار کو جائز کہتے ہیں جس سے نشہ نہ ہو۔

اور مشہور پہلا معنی ہے یعنی انگور کی شراب اور ایک قول یہ ہے کہ سکر (سین اور کاف پر زبر) کا معنی ہے طعام۔

ازہریؒ نے کہا اہل لغت نے اس کا انکار کیا ہے کہ اہل عرب اس کو نہیں پہچانتے۔(النہایہ ج ۲ ص ۳۴۴)

علامہ محمد بن مکرم بن منظور افریقیؒ لکھتے ہیں، سکر صحو کی ضد ہے یعنی نشہ میں ہونا، قرآن مجید میں ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ
(النساء : ۴۳)

نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ حتی کہ تم سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

سکرۃ الموت، موت کی شدت کو کہتے ہیں اور سکر خمر (انگور کی شراب) کو بھی کہتے ہیں اور سکر اس شراب کو بھی کہتے ہیں جو کھجوروں اور گھاس وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا سکر اس مشروب کو کہتے ہیں جو پانی میں کھجوروں اور گھاس وغیرہ کو ڈال کر بنایا جاتا ہے۔(نبیذ) مفسرینؒ نے کہا ہے کہ قرآن

مجید میں سکر کا لفظ آیا ہے اور اس سے مراد سرکہ ہے لیکن یہ ایسا معنی ہے جس کو اہل لغت نہیں پہچانتے۔

فرا نے کہا ہے کہ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا، میں جو سکر کا لفظ ہے اس سے مراد خمر ہے، اور رزق حسن سے مراد کشمش اور چھوارے ہیں اور یہ آیت حرمت خمر سے پہلے نازل ہوئی تھی، الازہری نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ سکر سے مراد ہے جن پھلوں کے مشروب کو حرام قرار دیا گیا ہے اور رزق حسن سے مراد ہے جن پھلوں کے مشروب کو حلال قرار دیا گیا ہے۔ ابن الاعرابی نے کہا سکر کا معنی نبیذ ہے، حدیث میں ہے کہ خمر کو بعینا حرام کیا گیا ہے اور ہر مشروب میں سے نشہ آور کو۔ (لسان العرب ج ۴ ص ۳۷۲، ۳۷۳)

سکر اور مفسرین کی آراء

سکر کی تفسیر میں حضرات مفسرین کرام نے یہ تصریحات فرمائی ہیں،

امام عبدالرحمن بن علی بن محمد جوزیؒ لکھتے ہیں ، سکر کی تفسیر میں تین اقوال ہیں

1 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حسنؓ، سعید بن جبیرؓ، مجاہدؒ ، ابراہیم ابن ابی لیلیٰؒ ، زجاجؒ ، ابن قتیبہؒ اور عمرو بن سفیانؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ سکر وہ ہے جس کے پھلوں کا مشروب حرام ہے، ان مفسرین نے کہا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب خمر (انگور کی شراب) کا پینا مباح تھا، پھر فاجتنبوہ ان سے اجتناب کرو۔ (المائدہ : ۹۰) نازل ہوئی تو یہ آیت منسوخ ہوگئی، سعید بن جبیرؓ، مجاہدؒ شعبیؒ اور نخعیؒ نے اس آیت کے منسوخ ہونے کا قول کیا ہے۔

اس قول کا خلاصہ یہ ہے کہ سکر سے مراد خمر (انگور کی شراب) ہے اور یہ سورت (النحل) مکی ہے اس وقت شراب کا پینا مباح اور بعد میں مدینہ منورہ میں جب سورۃ المائدہ: ۹۰ نازل ہوئی تو خمر کو حرام کردیا گیا۔

2 حبشہ کی لغت میں سکر کا معنی ہے سرکہ، یہ عوفی کی حضرت ابن عباس سے روایت ہے اور ضحاکؒ نے کہا کہ یمن کی لغت میں سکر کا معنی سرکہ ہے۔

3 ابو عبیدہؒ نے کہا سکر کا معنی ہے ذائقہ، ان آخری دو قولوں کی بنا پر یہ آیت محکمہ ہے منسوخ نہیں ہے اور رزق حسن سے مراد ہے ان میں سے جو چیزیں حلال ہیں جیسے کھجور، انگور، کشمش اور سرکہ وغیرہ۔ (زادالمسیر ج ۴ ص ۴۶۴، ۴۶۵)

امام ابو بکر احمد بن علی رازای جصاص حنفیؒ لکھتے ہیں ، جبکہ علماء متقدمین نے سکر کا اطلاق خمر پر بھی کیا ہے اور نبیذ پر بھی اور ان میں سے حرام مشروب پر بھی تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ سکر کا اطلاق ان سب پر کیا جاتا ہے، اور ان کا یہ کہنا کہ خمر کی تحریم سے یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے اس کا تقاضا کرتا ہے کہ نبیذ حرام نہیں ہے، پس آیت کے ظاہر سے نبیذ کا حلال ہونا واجب ہے، کیونکہ اس کا نسخ ثابت نہیں ہے۔ (تفسیر تبیان القرآن)

قتادہ نے کہا ہے کہ سکر عجمیوں کی خمر ہے، اور رزق حسن سے مراد ہے جس چیز کو وہ نبیذ اور سرکہ بناتے ہیں، جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت خمر حرام نہیں ہوئی تھی، خمر اس وقت حرام ہوئی جب المائدہ: ۹۰ نازل ہوئی۔

امام ابو یوسف ؒ نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو سکر پینے سے منع کریں۔

امام ابو بکر ؒ نے کہا کہ سکر ہمارے نزدیک حرام ہے اور وہ نقیع التمر ہے (نقیع التمر سے مراد ہے کھجوروں کو پانی میں ڈال دیا جائے اور اس پانی میں جھاگ پیدا ہو جائے۔ (احکام القرآن ج ۳ ص ۱۸۵ تبیان القرآن)

نقیع الزبیب کی تعریف یہ ہے: انگور کے کچے شیرہ کو پانی میں ڈال دیا جائے، حتی کہ اس کی مٹھاس پانی میں منتقل ہو جائے خواہ اس میں جھاگ پیدا ہو یا نہ ہو۔ (بدائع الصنائع ج ۶، ص ۴۱۶)

علامہ الحصکفی الحنفیؒ نے نقیع الزبیب کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ انگور کا کچا شیرہ ہے، بشرطیکہ جوش دینے کے بعد اس میں جھاگ پیدا ہو جائے،

علامہ شامیؒ نے کہا ہے کہ اولیٰ یہ ہے کہ نقیع التمر والزبیب کہا جائے یعنی کشمش یا چھواروں کو پانی میں ڈال دیا جائے جب ان کو جوش دیا جائے اور یہ گاڑھے ہو جائیں اور ان میں جھاگ پیدا ہو جائے پھر یہ حرام ہیں ورنہ نہیں۔(ردالمختار ج۔۱، ص ۳۱)

ارشاداتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اور شراب نوشی کی حرمت

قرآنی ارشادات کے شان نزول کے ذیل میں شراب کی حرمت کا پیش منظر اور پس منظر بیان کیا جاچکا ہے، اس میں حضرات صحابہ کرام کے جذبات، خیالات اور احساسات کا ذکر بھی ہوچکا ہے، جب شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا تو صحابہ نے کس قدر قابل رشک عمل کیا، مدینہ کی گلیوں میں اپنی محبوب چیز کو پانی کی طرح بہادیا تھا، ان کے اس عمل کو نگاہِ فلک نے بھی رشک بھری نگاہوں سے دیکھا ہوگا۔

یہاں ہم چند ارشادات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیش کرتے ہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَعَن اللّٰہ الخمرَ وشاربَھا وساقیَھا، وبائعَھا ومبتاعَھا، وعاصِرھا ومعتصِرھا، وحامِلَھا والمحمولَةَ إلیہ(ترمذی، ابوداؤد، ابن حبان، احمد)

اللہ تعالیٰ شراب پر لعنت کرے، اس کے پینے والے، اسے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اسے خریدنے والے، اسے نچوڑنے والے، اسے نچوڑوانے والے، اسے اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اس پر لعنت کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان)

جب وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، پھر اگر وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، پھر اگر وہ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، پھر اگر وہ شراب پئیں تو انہیں قتل کردو۔

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے سال جب مکہ میں تھے تو یہ ارشاد فرمایا

إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخُمْرِ﴿بخاری،مسلم،ترمذی،نسائی،ابوداؤد﴾

بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّهْوِ، ثُمَّ يُشْرَبَ، وَإِنَّ ذَلِكَ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخُمْرُ﴿صحیح ابن حبان﴾

اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور کو زَھو کے ساتھ ملایا جائے، پھر پیا جائے، اور یہ ان لوگوں کی عام شرابیں تھیں جس دن شراب کو حرام کیا گیا۔

زَھو اس کھجور کو کہتے ہیں جو ابھی سرخ یا پیلی نہ ہوئی ہو، اس کو دوسری کھجور کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے کو اس لیے منع کیا گیا کہ اس کے کچا ہونے کی وجہ سے نشہ اس کی طرف جلدی آتا ہے۔(حاشیہ علامہ جلال الدین سیوطی علی سنن النسائی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ﴿بخاری،مسلم،ترمذی،نسائی،ابوداؤد،ابن حبان﴾

زانی جب زنا کرتا ہے تو اس وقت مؤمن نہیں ہوتا، اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت مؤمن نہیں ہوتا۔

حضرت ابو سعید خدری نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ، فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ، وَلَا يَبِعْ﴿ مسلم﴾

بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے، جس شخص کے پاس یہ آیت پہنچے اور اس کے پاس کچھ شراب ہو تو وہ نہ پیئے اور نہ بیچے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حُرِّمَتِ الْخَمرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ((نسائی))

شراب حرام کردی گئی ہے، چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ، اور نشہ ہر شراب میں ہے۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ما أسكَرَ كثيرُه فقليلُه حَرَامٌ((نسائی، أبو داود، صحيح ابن حبان))

جس چیز میں نشہ ہو چاہے وہ تھوڑی ہو یا زیادہ وہ حرام ہے۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

كل مُسْكِرٍ حَرام، وما أسْكَرَ منه الفَرَقُ، فمِلءُ الكَفِّ منه حَرَامٌ

ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور وہ چیز جس سے ایک فرق نشہ آور ہو جائے، اس سے ایک چلو بھرنا بھی حرام ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان)

فَرَق اس برتن کو کہا جاتا ہے جس میں سولہ رطل کی گنجائش ہو، یہ حدیث بتاتی ہے کہ جس میں نشہ پایا جائے وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو حرام ہے۔

یوں تو ذخیرہ حدیث شریف کو مزید دیکھا جائے تو شراب کی حرمت پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے، مگر ایک دانا وبینا اور اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرنے والے کے لیے یہی چند احادیث کافی وشافی ہیں۔

حرمت شراب نوشی

اقوال مفسرین کرام

مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ علماء اسلام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سورۃ المائدہ کی یہ آیت شراب نوشی کے حرام ہونے پر نازل ہوئی ہے۔(تفسیر قرطبیؒ)

علامہ خازن رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ شراب نوشی کی حرمت پر امت کا اجماع ہے۔(تفسیر خازن)

علامہ طبری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں جب سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت شراب حرام کر دی گئی۔(تفسیر طبری)

علامہ ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی اس آیت میں شراب کی حرمت کا حکم نازل فرمایا ہے، یہ حکم غزوہ احزاب سے چند روز کے بعد نازل ہوا ہے، اس حکم کے نزول کے بعد ہی حضرت عمرؓ نے اعلان کیا تھا کہ اے ہمارے رب! ہم شراب نوشی سے رک گئے، ہم شراب نوشی سے رک گئے۔(تفسیر ثعلبی)

علامہ ابن عطیہؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شراب قرآن کریم کے ظاہری نصوص، نصوص احادیث اور اجماع امت سے حرام ہے۔(تفسیر ابن عطیہ)

علامہ فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شراب کے نشہ آور ہونے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ شراب کے بارے میں تین آیات آئی ہیں، دو میں خمر (شراب) کا لفظ آیا ہے، ان میں سے ایک سورۃ البقرہ میں

ہے، دوسری سورۃ المائدہ میں ہے، اور تیسری آیت میں سکر کا لفظ آیا ہے، اور وہ سورۃ النساء کی آیت ۴۳ ہے، یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ شراب سے مراد نشہ آور ہے۔ (تفسیر کبیر)

علامہ بیضاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات جان لیں کہ شراب اور جوئے کے حرام ہونے پر اس آیت میں تاکید آئی ہے، کیونکہ اس جملے کا آغاز انما سے ہوا ہے، پھر اس کے ساتھ بتوں اور پانسوں کا ذکر فرمایا گیا، اور ان دونوں کا نام رجس (گندگی) رکھا گیا ہے، اور ان دونوں کو شیطانی عمل بتایا گیا ہے، اور اس پر خبردار کیا گیا ہے کہ ان دونوں میں مشغول ہونا یقیناً بری بات ہے، ان دونوں سے اجتناب کا حکم دے کر ان سے بچنے کو فلاح و کامیابی کا سبب قرار دیا گیا ہے، پھر ان میں دنیوی و دینی مفاسد کا بیان کیا گیا ہے، یہ ایسے مفاسد ہیں جو شراب کے حرام ہونے کا تقاضا کرتے ہیں۔

علامہ نسفیؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ شراب نوشی اور جوئے بازی کے حرام ہونے کو کئی وجوہ سے مؤکد کیا گیا ہے، ایک یوں کہ یہاں شروع میں انما تاکید ہے، پھر اسے بت پرستی کے ساتھ ذکر کیا ہے، اور حدیث شریف میں بھی فرمایا گیا کہ شرابی آدمی بت پرست عابد کی طرح ہے، اور ان دونوں کو گندگی قرار دے کر شیطانی کام بتایا ہے، اور یہ کہ ان دونوں کے کرنے سے شر کا ارتکاب ہی ہوتا ہے، پھر اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے، اور اس اجتناب کو کامیابی کا سبب قرار دیا گیا ہے، جب اس سے اجتناب فلاح ہے تو اس کا ارتکاب گھاٹا ہے۔

علامہ نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بتوں اور پانسوں کا ذکر یہاں جو کیا گیا ہے وہ شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی تاکید کے لیے کیا گیا ہے۔ (تفسیر نسفی)

علامہ قنوجیؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انما الخمر والمیسر جب نازل ہوئی تو شراب حرام قرار دی گئی،اس کے نزول کے بعد صحابہ کرام یہاں تک فرماتے تھے کہ شراب نوشی کے حرام ہونے کی طرح اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز اس قدر سختی سے حرام نہیں فرمائی،جب انہوں نے شراب نوشی کی اس قدر سختی یہاں سے سمجھی تو اسی لیے اس آیت کو زواجر میں شامل کیا،اسی طرح صحیح ترین احادیث میں شراب نوشی کے حرام ہونے کا ذکر آیا ہے،اور یہ بھی کہ شراب نوشی کبائر الذنوب (بڑے گناہوں میں) سے ہے ۔(تفسیر قنوجی)

علامہ شرف الدین نوویؒ فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کے حرام ہونے کی علت (وجہ) اس کا ذکر اللہ (یاد خدا) اور نماز سے روکنا ہے اور یہ علت تمام نشہ آور چیزوں میں پائی جاتی ہے،اس لیے تمام نشہ آور چیزوں کو چھوڑنے کے وجوب کا حکم دیا گیا ہے۔(شرح مسلم شریف)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ خمر (شراب) تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہی ہے۔(شرح بخاری)

علامہ عمرانیؒ اپنی کتاب البیان میں فرماتے ہیں کہ خمر (شراب) حرام ہے،اس کی اصل کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع امت ہے۔(البیان)

خطیب شربینیؒ اپنی کتاب الاقناع میں فرماتے ہیں کہ خمر (شراب) کے حرام ہونے پر اجماع ہے۔

علامہ جملؒ شرح المنہج کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ خمر (شراب) کے حرام ہونے پر بہت سے غالب نصوص پائے جاتے ہیں، شراب کے حرام ہونے پر اجماع بھی ہے، پھر یہ کہ شراب کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

علامہ نجم الدین صرصریؒ اپنی کتاب شرح مختصر الروضہ میں فرماتے ہیں کہ ہمیں اجماع سے شراب کی حرمت اور اس سے اجتناب کا حکم معلوم ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بستہ التجا ہے کہ وہ ہمیں ان احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین

خادم اسلام

محمود الرشید حدوٹی

مدیر جامعہ رشیدیہ، غوث گارڈن ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور

۱۴ فروری ۲۰۱۹ء بروز جمعرات سوا گیارہ بجے دن

ناشر: اِدَارَہ آب حَیَات ٹرسٹ

جامعہ رشیدیہ غوث گارڈن فیز ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور